نعت

سید کاشف گیلانی

کہیں جرم بن نہ جائے مرا ذوق بے گناہی
تو نظر کرم کی رکھنا مرے حال پر الٰہی

نہ سمجھ سکا خدا کو نہ کبھی سمجھ سکے گا
یہ حریص مال و دولت یہ اسیر کم نگاہی

جسے فکرِ آخرت ہو جسے خوفِ عاقبت ہو
اسے کیا فریب دے گا یہ طلسمِ کج کلاہی

نہ سفر کا کوئی ساماں نہ درست جیب و داماں
بایں حال مطمئن ہیں ترے راستے کے راہی

یہ تو دین ہے خدا کی یہ ہے اپنی اپنی قسمت
مجھے سونپ دی فقیری تجھے دیدی بادشاہی

یہ متاعِ کم ہے کاشف تری آنکھ نم ہے کاشف
تجھے الفتِ نبی میں ملی آہِ صبح گاہی

منہاجِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

علیم ناصری

منہاج محمد کا ہے اللہ کا منہاج
ہے اس کا امیں سرِ سراپردۂ معراج

وہ شوکت و صولت ہے محمد کی ادا میں
شہباز کو بھی مات کریں طوطی و دراج

آباد محمد کے قدم سے رہے دائم
گو لاکھ کرے کفر کسی ملک کو تاراج

اوصاف رسولِ عربی کے میں لکھوں کیا
ہر روپ مہاروپ ہے ہر کاج مہا کاج

اکرام ہی اکرام اُدھر آپ کی اولاد
احسان ہی احسان اِدھر آپ کی ازواج

اس بارگہِ قدس میں سب اہلِ شرف ہیں
وہ کوئی بھکاری ہو کہ ہو کوئی مہاراج

آئینِ رسول عربی وہ ہے کہ تا حشر
انسان رہے گا اسی آئین کا محتاج

قائم ہے مسلماں میں اگر روحِ محمد
پٹ جائیں گی ہر دور کے بوجہل کی افواج

رومی و غزالی ہیں اسی چرخ کے انجم
ایوبی و محمود اسی بحر کی امواج

طیبہ سے جو آتے ہیں تو کچھ مُہر بلب سے
کیا جانیے کس کیف سے معمور ہیں حُجّاج

میں بھی ہوں علیم اس کی قلمرو کا سخن سنج
کرتا ہوں اسے نعت کی صورت میں ادا باج